افتخار احمد p ی
لیکچرار گورنمنٹ شالیمار کالج، لاہور

پنجابی لوک ادب میں مغل بادشاہ اکبر اعظم کا کردار

In this article the writer has described the character of Mughal emperor Akbar-e-Azam in Punjabi folk literature.In the beginning of the article, the writer has discussedwhen and how the Mughal state was established. After that the writer has thrown light on the character and characterization of Akbar through folk literature.Folk songs and folk stories are found in the local languages of Hindustan about Akbar which show his popularity.

ظہیرالدین محمد بابر نے پانی پت کی پہلی لڑائی میں سلطان ابراہیم لودھی کو شکست دے کر سلاطین دہلی کے دور کا خاتمہ کر دیا اور 1526ء میں اس نے مغلیہ سلطنت کی بنیاد رکھی۔ بابر کی وفات کے بعد اس کا بیٹا ہمایوں تخت نشین ہوا۔ ہمایوں نے اپنی نااہلی کی وجہ سے شیر شاہ سوری سے شکست کھائی۔ ہمایوں کے بعد اس کا بیٹا اکبر اعظم تخت پر بیٹھا۔ اکبر اعظم نے ہندوستان میں مغلیہ سلطنت کو مضبوط بنیادیں فراہم کیں۔ اُس نے مذہبی تعصبات سے بالاتر ہو کر بحیثیت انسان ہندوستان کے تقریباً تمام مذاہب کے لوگوں کو اپنے دربار میں نمایاں مقام دیا۔ اسی وجہ سے عام حلقوں میں یہ بات گونج رہی تھی کہ بادشاہ اکبر نے لادینیت اختیار کر لی ہے۔ اقتدار عالم خان کے مطابق:

> 1581ء کے بعد اکبر ترک اسلام کا مرتکب ہو گیا تھا۔ شیخ احمد سرہندی کا دعویٰ غیر مسلموں کے لئے اکبر کے نرم رویئے کا بنیادی طور پر اسلام کے خلاف اس کا ردِ عمل تھا۔ مذہبی برداشت و رواداری کی اکبری پالیسی کے بہتر جائزے کیلئے اس کے شخصی عقائد کی اہمیت کی بنیاد ہی اس دعوے سے ہوتی ہے۔[1]

لیکن ہم اپنے اس مقالے میں اکبر اعظم کے کردار کا جائزہ پنجابی لوک ادب کے ذریعے لیں گے۔ اکبر کے بارے میں ہندوستان کی مقامی زبانوں میں لوک گیت اور لوک کہانیاں پائی جاتی ہیں۔ جس سے اس کی مقبولیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ پنجابی لوک ادب میں بھی اس کی انسان دوستی اور شہنشاہانہ کردار دونوں ملتے ہیں۔

اکبر بادشاہ جس وقت ہندوستان پر بڑی شان و شوکت سے حکومت کر رہا تھا اور اسے کسی کی پرواہ نہیں تھی اس وقت پنجاب کے ایک دلیر نوجوان دُلا بھٹی نے اس کے خلاف بغاوت کی۔ مہر کا چیلوی کے مطابق:

> دُلے نے وڈھیاں ہو کے اکبر بادشاہ دے اوہناں طرفداراں تے سرکاری کارواراں اتے حملے کرنے شروع کر دتے، جنہاں اکبری فوجاں دی مدد کیتی۔ دلے نے اپنے علاقے وچ اک تھرتھلی پا دتی سی تے حکومت دے ظالمانہ نظام نوں اوتھلے کر چھڈیا سی۔[2]

دُلا بھٹی نے اکبر بادشاہ کو اس طرح للکارا تھا۔

میں بھوراں دلی دے کنگرے تے بھاجڑ پا دیاں تخت لہور[3]

(میں دلی کے کناروں کو ہلا دوں اور تخت لاہور میں تھرتھلی مچا دوں)

دُلا بھٹی کی بغاوت کی اطلاع اکبر*. دشاہ کومیدھے کھتری نے دی تھی جس کی وضا # لوک ادب میں اس طرح ہوتی ہے۔

اک جمیا پنڈی وچ سورما، ماں لدھی دے گھر لال
اوہدے جمن نوں رو*یں را*ں، وچ Cیں رون کراڑ
جے توں اکبر*. دشاہ پ ڑھ کے لے لے دُلے دی سار
جے توں پتہ نہ لیا اوس دا، آجانی تینوں ہار [۴]

(پنڈی Y.یں میں ا- سورما پیدا ہوا، ماں کا* م لدھی ہے۔اس کے پیدا ہونے سے محلوں کی را*ں بین کر رہی ہیں جبکہ دکانوں میں کراڑ بھی پ یشان ہیں۔اگر تو اکبر*. دشاہ ہے تو پھر دلے کی خبر لے۔اگر تو نے اسکی خبر نہ لی تو ا- دن تجھے شکست کا سامنا کر*ن پڑے گا)

ا

اکبر*. دشاہ اپنے در*. ر میں بہادر جوانوں سے اس طرح مخاطب ہو* ہے۔

کوئی وچ کچہری سورما، مینوں دیوے بنھ وکھال
جیندے دُلے نوں لیاوے بنھ اوہدے ای پٹکے* ل [۵]

(تم میں سے کوئی ایسا ہے جو اس سورے کو کچہری میں* +ھ کرلائے۔مجھے یہ* ہ حا - میں چاہیے۔جاؤ اور اسے اسکے پٹکے سے* + ھ کرلاؤ)

اکبر*. دشاہ کے جواب میں دلا بھٹی مغل فوج پ حملہ کر دیتا ہے۔

ول ول ماراں مغلاں *یں ڈھا*ں دیواں پور دے پور اتھل
میں پ ڑھ کے گھوڑا پھیر لاں میری جگت تے رہ جائے گل
کون کمینہ *. دشاہ آوے دُلے جوان تے چل [۶]

(جی چاہتا ہے میں مغلوں کی فوجوں کو مار کر پور اتھل بھر دوں . # گھوڑے پ بیٹھوں تو میری دہشت پوری د* میں پھیل جائے *. دشاہ کمینہ کون ہو* ہے جو دلے جوان پ حملہ آور ہو)

''دُلے بھٹی کی وار'' میں بتا یا H ہے کہ دُلا بھٹی پنڈی Y.یں ضلع حافظ*. د کا رہنے والا تھا۔اس کے*. پ دادا کو مغلوں نے قتل کر د* یا تھا۔اس لئے دُلا بھٹی بھی مغل حکومت کو مالیہ دینے سے انکار کر دیتا ہے اور اپنے*. پ دادا کا* لہ 8 چاہتا ہے۔لیکن اس کی ماں اسے کہتی ہے کہ وہ جھک کر وقت گ* ار لے۔آگے سے دلا بھٹی پنجاب کی غیرت اور ب ٹائی کی علامت بن کے اپنی ماں کو جواب دیتا ہے۔

دُلا مُکھ توں بولدا، ما* نوں کہہ ٹھکور
میرا دُلا نہ رکھدیوں، رکھدیوں کجھ ہور
چار چک میں بھٹی نے کھاونے دینے شکر و انگر بھور

ماراں اکبر والیاں ڈالیاں،+ وں جا 3 دلا راٹھور
میرے بیٹھاں بکی لکھی، جیہڑی ,ٹ دی سنب ٹکور
میں $ آں بگے شیردا، میرے شیراں ورگے طور
جمنا تے مرجا* اوڑک اڈ* پنجرے وچوں بھور[7]

(دلا ماں کو ہلا کے کہتا ہے کہ تم میر* م دلا نہیں کچھ اور رکھتیں۔ میں تو چاروں چک کھا جاؤں گا اور انہیں شکر کی طرح بکھیر دوں گا۔ # میں نے اکبر کے ساتھیوں کو مارا تو تم پھر ہی دلے کو جانو گی۔ میں گھوڑی پہ سوار ہوں جو چشمے کی طرح چلتی ہے۔ میں بگے شیر کاQ ہوں اور میرے شیروں جیسے طور طر j ہیں)

اکبر* دشاہ مرزاÂم کو فوجیں دے کر دلا بھٹی کو پکڑنے کے لیے بھیجتا ہے لیکن دلا بھٹی کے آگے مرزاÂم اور اس کی فوجیں ٹھہر نہ سکیں۔

۲

دُلاّ بھٹی کی بغاوت کی وجہ سے اکبر* دشاہ نے بھٹی قبیلے کو تباہ و* دکر* ی۔

دُلّے واہی تلوار سجے ہتھ* ل دتیاں دلاں وچ کلا* یں*
آ+ ی گھوڑی دُلّے دی ویکھ کے مرزے نے ہاتھی* بٹھا
بھج کے لدھی دے پیریں بہHی دُلّے دا بنHی دھرم بھرا
اگے پئے نوں شیر نہیں کھا+ ا، لدھی دُلّے نوں * سمجھا
دُلّے نی تیغا ں ما*یں، *+ ھا لئیاں چھڑا[8]

(بھوکا پیاسا دلا سور ماربا* م لے کر گھوڑی پہ بیٹھا اور زور سے گھوڑی کو دوڑاتے ہوئے میدان B میں داخل ہHی۔ دلے نے دا N ہاتھ سے یوں تلوار گھمائی کہ دلوں کو ہلا* ی۔ دلے کی گھوڑی آتے دیکھ کر مرزا نے خوف سے اپنی گھوڑی بٹھا دی اور بھاگ کے لدھی (دلے کی ماں) کے* ؤں میں بیٹھHی اور دلے کا دینی بھائی بنHی۔ تو لدھی نے دلے کو سمجھا* ی کہ شیر آگے پڑے شکار کو نہیں کھا*)

دُلاّ بھٹی چوڑ چپٹی، روٹی کتنی کھاسیں[9]

دُلاّ بھٹی نے اکبر* دشاہ کے خلاف جو بغاوت کی اس کا ا* اس کی ماں پڑا۔ اس کے گھر والوں کو سزا N بھگتنا پڑیں اور مالی نقصان بھی دا* کر* پڑا۔

دُلّے* یں کیتیاں، لدھی اگے آئیاں[10]

(دلے کے کیے کی سزا لدھی کو بھگتنی پڑی)

ا- لوک گیت میں بتا Hی ہے کہ دلا بھٹی کسی طرح بیٹیوں اور بہنوں کی عزت بچانے کیلئے لوگوں سے لڑ* تھا۔ ا- سُندری* م کی لڑکی کے ماں* پ مر چکے تھے۔ اس علاقے میں سے ا- دفعہ اکبر* دشاہ گذر* ہے۔ زمیندار فیصلہ کرتے ہیں کہ سندری کو* دشاہ کی : مت میں پیش

کر کے اس سے Åام ë ہیں۔ دلا بھٹی کو . # اس * ت کا پتا چلتا ہے تو وہ سندری کو اپنی بیٹی بنا کر اس کی شادی کر دیتا ہے۔ پنجاب کے ہندو آج بھی اس واقعہ کی یاد ۔ تہوار کے طور پر مناتے ہیں۔ لوہڑی کے اس تہوار میں لڑکے لڑکیاں گھر گھر جا کر لوہڑی مانگتے ہیں اور یہ گیت گاتے ہیں۔

سندر مندریئے ہو
تیرا کون وچارا ہو
دلا بھٹی والا ہو
دلے دھی * یہی ہو
سیر شکر آئی ہو[۱۱]

۳

''ملک مر+ اور چندر ہڑا کی وار'' میں اکبر* دشاہ کے دور کے دو سرداروں کی لڑائی کا ذکر ہے۔

کابل وچ مر+ خاں، پھڑ* +* زور
چندر ہڑالے فوج کو، پڑھیا +* طور
دوواں کندھاواں منہ جڑے دا مامے دور
شستر پوجے سو*یں، +* ھے ٹور
ہولی کھیلے چندر ہڑا، ر*- لگے سور
دوویں طرفاں جٹیاں، سروگن کور
میں وی راؤ سدائساں، و* لاہور
دوویں سورمے ساہمنے، جھوجھے اُس ٹھور[۱۲]

''جودھا پو* نیے کی وار'' میں جودھا اور و یادو بھائی تھے۔ یہ دونوں حملہ آور تھے۔ ان کے* پ کا* م پو* نی تھا۔ یہ یتیموں، مسکینوں اور دc ں کے ہمدرد تھے۔ یہ جنگل میں ہمیشہ* غی رہے۔ انہوں نے کبھی بھی کسی سے ہار نہیں مانی تھی۔ اکبر* دشاہ نے انہیں خط لکھا کہ تم جنگل کے * دشاہ ہو۔ اس لئے تم دونوں بھائی ڈاکے مارنے بند کر دو۔ لیکن دونوں بھائیوں نے اکبر* دشاہ کی* لکل بھی پ واہ نہ کی۔

کہی کیتی جودھ بیر، پور* نی گلاں بھا*یں
جودھ بیر پو* نیے، دوئے گلاں کرن کرا*یں
فوجاں چاڑھیاں * دشاہ اکبر نے بھار *یں
سنمکھ ہوئے راجپوت شستری رن کا*یں[۱۳]

(جودھا اور بیر دونوں بھائیوں نے* دشاہ اکبر کے سامنے کھری کھری سنا N ۔ جس کے نتیجے میں اکبر* دشاہ نے اپنی فوجوں کو ان پ پڑھائی کا حکم *ی۔ لیکن دونوں بھائیوں نے اس کی* لکل پ واہ نہ کی)

’’جیمل پھتا کی وار‘‘ میں بتا یا H ہے کہ راجا جیمل .B اور فتح .B دو سگے بھائی تھے اور اَ ڑھ چتوڑ کے رہنے والے تھے۔ راجا جیمل اکبر *. دشاہ کا 5 زم تھا جو تھوڑے ہی عرصے میں اعلیٰ عہدے پر فا ئز ہو H ۔ جس کی وجہ سے دوسرے 5 زموں نے اس سے حسد کر شروع کر دیا اور *. دشاہ کو اس کے خلاف کرنے کا منصوبہ بنا یا۔ اس کے لئے انہوں نے بیرم خان دوتی کا سہارا لیا۔ بیرم خان نے اÅم کے لالچ میں آ کر اکبر *. دشاہ کو جیمل .B کے خلاف بھڑکا یا کہ جیمل کے پ س چیزیں کو U ن کا نگارا، شو ہاتھی، دڑ ئی گھوڑا اور سندلا ن م کی بیٹی ہے جو تمہارے لائق ہے اور جیمل نے تمہیں بتا یا نہیں۔ اگلے دن .# جیمل دڑ .ر میں حاضر ہوا اور اس نے دڑ .ڑ .دشاہ کو سلام کیا لیکن .دشاہ نے جواب نہ دیا تو جیمل نے جواب نہ دینے کی وجہ پوچھی .دشاہ نے کہا کہ تمہارے گھر میں چار چیزیں ہیں اور میرے لائق ہیں تو نے ان کے .رے میں مجھے کیوں نہیں بتا یا اور طیش میں آ کر اکبر .دشاہ نے جیمل فتح .B سے اسکی بیٹی کا رشتہ ما نگ لیا اسکی وضا # ایک لوک وار میں اسطرح ہوتی ہے۔

متے ہوئے دڑ .ر وچ راجہ جیمل آ یا
اکبر *. دشاہ جلال دین حضور بلا یا!
بیٹی دے دے جیملا تینوں *. دشاہ فرما یا
دل وچ جھوریں جیملا، *پ پی نے *پ کما یا[۱۴]

(.# دڑ .ر میں راجہ جیمل آ یا تو اسے .دشاہ اکبر نے اپنے حضور بلا یا اور کہا کہ تم مجھے اپنی بیٹی کا رشتہ دے دو۔ جیمل نے دل میں سوچا کہ ضرور کسی گنہگار نے H ہ کما یا اور .دشاہ کو میری بیٹی کے متعلق بتا یا)

۴

.# اکبر .دشاہ راجا جیمل سے اس کی بیٹی کا رشتہ مانگتا ہے تو راجا جیمل اس کا جواب اس طرح دیتا ہے۔

بولے راجہ جیملا، سن اکبر غازی!
چینے دا دھگڑ نہ پکے، جیہدا مُڈھ پ الی
دادا تیرا تمرلنگ، جن بکری چاری
دادی تیری نوں جانئیے، چکی پیسن ہاری
ماں تیری نوں جانئیے، ہو نجھے بھیڈاں دی واڑی
چاچے تیرے نوں جانئیے، ساڈے ہلاں دا ہالی
بھین تیری نوں جانئیے، ٹکڑے منگن ہاری
کل تیرا بن H آ اَ ہ، کوٹ لہور *ڑ ری
ساڈا اَ ڑھ چتوڑ ہے، تیری دلی *ری
دھی دا ڈولا منگدا N، کون ہو ا ایں *پ جی
تینوں بیٹی دین نوں مُغلا، ساڈا پ# نہیں راجی
لہو دا پیالہ تیار اے بھر دیں گے تول ازی[۱۵]

(راجہ جیمل بولا اکبر غازی میری .ت سنو، تمھارا دادا تمرلنگ تھا جو بکریں پ تا تھا۔ اور تمھاری دادی کو بھی جا ... ہیں جو چکی

پیستی تھی۔، ماں تمھاری کا کی بھیڑیں پ اتی تھی۔ چچا تمھارے ہمارے ہالی تھے اور بہن تمھاری روٹی کے ٹکڑے مانگتی تھی۔ تم بیٹی کا رشتہ مانگنے والے کون ہوتے ہو۔ اے مغل* دشاہ تمہیں بیٹی کا رشتہ دینے کو ہمارا جی راضی نہیں)

بیربل اکبر* دشاہ کا نوکر تھا۔ ای دن اکبر* دشاہ لال قلعے کی سیر کر رہا تھا۔ اس کا منہ مغرب کی طرف تھا۔ وہ مونچھوں کو* وَ دیتے ہوئے سوچ رہا تھا۔ اس کی آنکھیں سرخ انگارہ دکھائی دے رہی تھیں۔ بیربل نے اس سے # ازہ لگا یا کہ* دشاہ نے قندھار پ ڑھائی کا سوچ لیا ہے۔ اس نے بیرم خان جنرل کو فوج تیار کرنے کا حکم *ۃ ی۔ فوج نے قندھار پ حملہ کر *ۃ ی۔

ای لوک کہانی میں اس واقعے کی وضا # اس طرح ہوتی ہے۔

* دشاہ پچھیا ہے، بیرم، اکھے، جی''۔ ''دھو K کیوں گا جے۔ سا* کیوں لاگے؟'' اوس آکھیا، ''تُساں حکم نہیں *ۃ قندھار تے دھاوا۔'' ''میں* ں کوئی نہیں *ۃ''۔ اکھے، ''ایس بیریل آکھیا ہے''۔ بیربل! کیوں آکھیا ہئی؟'' اوس آکھیا، ''جیس ویلے لہندے آ لا* نہہ قلعے دی اُتے توں پ ڑھیا ہیں* ں تیرا سدھا مونہہ قندھار نوں ہا۔ تو ہیں شو پ نوں وٹ *ۃ ہے۔ میں سمجھ H یا ہاں۔ تیرینا سال ہے ٹکا نہیں پیا* دا۔ * دشاہ اج غضب* ک ہے حملہ کریندا ہے''* دشاہ آکھیا، ''تینوں مشیراں دے وچ جگہ دتی جا # ی ہے۔ د* ردی کچہری وچ تیتھوں مشورہ لیا جاسی۔''[١٦]

بیربل کی طرح 5ں دوپیازہ بھی اکبر* دشاہ کے دور کا کردار ہے۔ اس کی بیوی * ی خوبصورت ہوتی ہے۔ اس لئے اکبر* دشاہ اس کو اٹھارہ ہزار سپاہیوں کا منصب دار بنا کر قندھار پ حملہ کرنے کو کہتا ہے۔ 5 کی غیر موجودگی میں اکبر* دشاہ اس کی بیوی کو قابو کرنے کی کوشش کر* ہے۔ اس کی وضا # ای لوک کہانی میں اس طرح ہوتی ہے۔

۵

* دشاہ پیغام بھیجنے شروع کر دتے *۔ دشاہ پیغام عشقیہ لکھے۔ اگوں اوہ قیامت دے حوالے لکھے *۔ دشاہ آکھیا، ''میں تیتھوں مسئلے نہیں g۔ میں تینوں بے عزت کریساں۔ نہیں* ں میرا آکھیا من،'' اوس آکھیا میں کنجری نہیں ہاں، توں کھا* میرا منظور کر تے رات آ رہو۔* دشاہ کھا* منظور کیتا۔ اوس - کھانے تیار کیتے *۔ دشاہ دے پیش کیتے۔ ستاں دی رنگت آپو آپ ہے۔ خوشبو آپو آپ ہے۔ جنس آپو آپ ہے۔ پہلے کولوں لگ کے ستویں* N ساء ہکو ہے *۔ دشاہ وجہ پچھی۔ اوس آکھیا، ''جی! اگے وی عور* ں ہین تہاڈے گھر۔ ساڈی شکل دا فرق ہوسی۔ عقل دا فرق ہوسی۔ بولی دا فرق ہوسی۔ لباس دا فرق ہوسی 1 میں اوہا عورت ہاں۔: اا s حُسن کدی نہ دیندا مینوں۔ اج ہک بیگانے مرد دا ہتھ مینوں جھلنا پ+ ا ہے۔ جہیڑی عصمت میں بچائی رکھی ہے۔ اج اوہ تباہ ہو رہی ہے''۔ عورت روون کڈھ ڈڑھی*۔ دشاہ نوں رحم آ H یا *۔ دشاہ آکھیا، توں میری دین د * دی بھین تے واسطہ: ادا ای۔ آہنی ہیں رات کٹیناں نہیں* ں لگا جا* ں۔ اوس آکھیا۔ ''بھرا بن کے ساری عمر بیٹھا رہو''۔ سیج وچھا دتی اوس 5ں دی۔[١٧]

اکبر* دشاہ موسیقی کے بھی بہت *ۃ ی دہ دلدادہ تھے۔ ان کے د* رمیں اکثر موسیقی کی محفلیں سجتیں۔ انہیں نہ صرف موسیقی سے گہرا شغف تھا بلکہ وہ سنگیت کاروں اور مو « روں کی سر پ ستی بھی کرتے تھے۔ اس کے* رے میں فرا 2 ے* لینی ڈیل وو اس طرح رقمطراز ہیں۔

ہندا یانی ما: کے ذریعے جتنے بھی کہ د7 یب ہیں ہم سنگیت سے اکبر کے تعلق کے مختلف پہلوؤں کو یکجا کر h ہیں، بطور ای۔

سنگیت کار، دھنوں کے مر$ کرنے والے اور سر سنگیت کے سامع کے ہی نہیں بلکہ سر سنگیت کےÃ یہ سازوں اور سنگیت کاروں کے سر پ ۔ کے بھی اس کا کردار سامنے آ ہے جس کی قابل حوالہ مثال دڑ ر سڑ ج سنگیت * ن سین89-1562ء تھا۔[۱۸]

ا۔ لوک کہانی میں اس کی وضا # ہمیں اس طرح ملتی ہے۔

اکبر جلال دین* دشاہ دے دڑ ردا گو یا* ن سین۔ اوہدی ڈی مشہوری ہا کہ ایہدے مقابلے دا گو کوئی نہیں۔ اللہ دا امر ایسا C کہ اٹھ گویئے ہور آ گئے رل کے، اساں ا* ن سین دا مقابلہ کر* ہے۔ ایہناں اٹھاں آ کے* دشاہ اگے درخوا ۔ کیتی۔ اسیں ہاں اٹھ گویّے پھلانے پھلانے سنھ دے رہن آلے۔ جیہڑا اتہاڈا گو یئے* ن سین، اساڈا تھوڑا جیہا دل ہے ایہدے *ل اڑن کان*۔ دشاہ اگے چاہندے ہاں روÕں بھئی دڑ راساڈے سجے رہن۔ اکبر جلال دین آکھیا، ٹھیک ہے آجاؤ۔[۱۹]

ا۔ دفعہ اکبر جلال دین کچہری لگا کر بیٹھا ہوا تھا اور محمد خان پٹھان اور احمد خان بھٹی اس کے دا N* N بیٹھے ہوئے تھے۔ اچا ۔ ۔ نے کے در# کے پتے / نے لگے* دشاہ نے نجومی سے پوچھا کہ کوئی ایسا طر i ہے کہ پودا پھر سے ہرا بھرا ہو جائے۔ نجومی نے بتا کہ کوئی ایسی* کباز عورت ہو جو* نچ وقت کی U زی اور تہجد/ ار ہو۔ / وہ ا۔ رات اس کے نیچے بیٹھ کر عبادت کرے اور پھر دم کئے ہوئے* نی کے * اس در# پ مارے تو یہ ہرا بھرا ہو جائے گا۔ اس کی وضا # ا۔ لوک کہانی میں اس طرح کی گئی ہے۔

٦

''اوس آکھیا''نجومی''،''جی''ا S پتر پے ڈھہندن، ایہدے ہیٹھ میں چھاں لئی ہے۔ کوئی طر i ہے کہ در# سبز ہو جائے؟''اوس ایلے نجومی بول کے آکھیا،*۔ دشاہ سلامت! بی بی ہووے@ وقت دی U ز، تہجت خوان، قرآن دی منزل، جتی ستی تے سخی، اوہ ساری رات ایہندے ہیٹھ بندگی کرے، پڑھ کے کلمہ نبیؐ دا بھرے* نی دی کرولی۔ مارے چھٹا در# ہرا ہو جائے''*۔ دشاہ بول کے آکھیا''بھری کچہری دے وچ کوئی ہے ایسا بندہ جیہندی بی بی وچ ا @S صفتیں۔ انگل کھڑی کر دیوے''۔ اک واری وی* دشاہ آکھیا، دوجی واری وی، جیس ایلے تیجھی واری آکھیا* دشاہ احمد خان بھٹی انگل کھڑی کر چھڈی۔ احمد خان*ل* دشاہ دا اگے وی ڈ ا پیارا ہا۔ اوس آکھیا''احمد خان، ! تیری بی بی وچ ا S صفتاں ہین۔

اوس آکھیا، ''جی میں* س ای اُنگل کھڑی کیتی ہے۔ جے اوہدے وچ ہاین۔''اوس ویلے* دشاہ ڈ ارا جی ہو*۔''[۲۰]

محمد خان پٹھان اکبر* دشاہ کے* س بیٹھا ہوا تھا۔ # احمد خان بھٹی نے اپنی بیوی کی* کدامنی اور* کبازی کا دعویٰ کیا تو محمد خان پٹھان سے۔ دا ۔ نہ ہوا، اس نے احمد خان بھٹی کو نیچا دکھانے کے لیے ا۔ کٹنی ڈھو* ی کہ وہ کسی طرح احمد خان بھٹی کے گھر کے راز اسے لا دے اور اس کے+ لے میں وہ اسے* نچ سو روپے دے گا۔

محمد خان پٹھان ہک مکاراں ڈھوڈھی، ہن آہدن* مکاراں اسان نوں* ڑ کے* کی لا آئی ہن اسان نوں* ں* کی نہیں لگدی ا S اکھان* اہے مکاراں ڈھوڈی@ سو روپیہ دینا کیتا۔[۲۱]

اکبر* دشاہ نے ہندوستان پ ڈی شان و شو ۔ سے حکومت کی جس کی وجہ سے اس نے اپنا ا۔ منفرد مقام بنالیا ہوا تھا۔ اس کی وضا # ا۔ اکھان کے ذریعے اس طرح ہوتی ہے۔

اکبر جیہاؒ دشاہ پیلو جیہاں۔ # * ں کوئی ہو * ں کوئی ہوسی وت [۲۲]

(اکبر جیسا دشاہ، پیلو جیسا۔ # نہ پہلے کوئی ہوا ہے نہ اب کوئی ہوگا)

مختصر یہ کہ دشاہ اکبر کا رخ میں بلند مقام ہے۔اس نے بڑے جاہ وجلال کے ساتھ حکومت کی اور ہندوستان میں مغلیہ سلطنت کو مضبوط دیں فراہم کیں،اس نے مذہبی توں سے بالا ہو کر بحیثیت ان تمام مذاہب کے لوگوں کو اپنے در رمیں لایں جگہ دی۔بڑے بڑے نوجوان اس کے جاہ وجلال سے کا تھے۔لیکن اگر لوک ادب کا مطالعہ کیا جائے تو ہمیں پتا چلتا ہے کہ اکبر دشاہ کے دورِ حکومت میں کچھ ایسے دلیر اور بہادر نوجوان بھی ہوگذرے ہیں۔جنہوں نے اکبر دشاہ کے خلاف بغاوت کی اور سر نہ جھکایا۔جیسے دُلّا بھٹی نے اپنے پ دادا کے قتل کا لہ کے لیے اکبر دشاہ کے خلاف علم بغاوت بلند کیا۔اس کے علاوہ لوک ادب میں ہمیں جیمل پھتا اور جودھ اکبر دشاہ کی حکم عدولی کرتے آتے ہیں۔لیکن # ہم مجموعی طور اس عہد کا تجزیہ کرتے ہیں تو یہ چیز آسانی دیکھی جاسکتی ہے کہ اس عہد نے اپنے عہد میں دوسرے مذاہب کے صلا لوگوں سے بھی فائدہ اٹھایا اور انہیں اعلیٰ عہدوں فائز کیا۔اس کی اس بصیرت کی وجہ سے ہندوستان میں خوشی کا دور دورہ ہوا۔پنجابی لوک ادب اس کی شخصیت کے دونوں پہلوؤں کو ں کرتا ہے۔

حواشی وحوالہ جات

۱۔ اقتدار عالم خان،''اکبر کی شخصیت،خوبیاں اور د رے میں نقطہ تنقید'' سہ ماہی تاریخ،شمارہ نمبر27،2005ء،ص117

۲۔ مہر کا چیلوی،پنجاب دے سورمے،لاہور:فیاض پ لیس،1985ء،ص26

۳۔ شفقت تنویر مرزا،پنجاب لوک ریت،مترجم:ڈاکٹر امجد علی بھٹی،اسلام آباد:دو ،2014ء،ص163

۴۔ شفقت تنویر مرزا،ص224

۵۔ شفقت تنویر مرزا،ص224

۶۔ شفقت تنویر مرزا،ص25-224

۷۔ احمد سلیم،مر ،لوک واراں،اسلام آباد:نیشنل کو آف دی آرٹس فوک لور ،1971ء،ص31-30

۸۔ احمد سلیم،ص59

۹۔ نثار ہڑ،لوک تواریخ،لاہور:سانجھ،2008ء،ص216

۱۰۔ احسان جوہ،آکھن لوک سیانے، لاہور:پنجابی انسٹیٹیوٹ آف لینگوئج آرٹ اینڈ کلچر،جلد اول،2006ء،ص379

۱۱۔ احمد سلیم،جدید پنجابی ادب اک سوالیہ نشان،کراچی،رکتاب،1986ء،ص17

۱۲۔ کر پال سنگھ کسیل،پنجابی ساہت دا اتہاس لہ:بھاگ پہلا،1971ء،ص509

۱۳۔ پروفیسر سریندر سنگھ کوہلی،پنجابی ساہت دا اتہاس،لدھیانہ:چوتھا ،1955ء،ص262

۱۴۔ احمد سلیم،لوک واراں،ص65-64

۱۵۔ احمد سلیم،لوک واراں،ص 66

۱۶۔ سعید بھٹا،راج کہانی،لاہور:سانجھ،2013ء،ص34

۱۷۔ سعید بھٹا،کمال کہانی،لاہور:سانجھ،2006ء،ص79-78

۱۸۔ فرا لینی ڈیل وو،''اکبر اور موسیقی'' سہ ماہی تاریخ،شمارہ نمبر27،2005ء،ص239

۱۹۔ سعید بھٹا،راج کہانی،ص65

۲۰۔ سعید بھٹا،راج کہانی،ص71

۲۱۔ سعید بھٹا،راج کہان،ص72

۲۲۔ شو مغل،سرائیکی اکھان،جلد اوّل،ملتان:جھوک پبلشرز،2005ء،ص17